QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com
ألأمِیر

ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات سے متعلق عوامی ذمہ داریاں اور آگہی (سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں)

Public Responsibilities and Awareness Regarding the Environmental and Climate Changes (In the light of the Prophet's life)

Yasir Abbas
Doctoral Candidate, Dept. of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.
y742581@gmail.com
Malik Akhtar Hussain
Assistant Professor, Department of Pakistan Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad
a.hussain@aiou.edu.pk
Muaaz Shahid
Doctoral Candidate, Dept. of Usul-ud-Din, University of Karachi.
muaaz1248@gmail.com

Allah has made the man as his caliph on earth and created the natural resources of the universe for the sake of human beings. Due to advancement of industrialization the natural resources and environment have been threatened while the environmental pollution has become an international challenge in modern times. Some of the guiding principles mentioned in the Sirat-un-Nabiﷺ are helpful in basic guidance of humanity, such as the prohibition of extravagance and oppression, the gratitude for divine blessings, the observance of the rights of worship, and so on. However, there are certain rules and decrees that provide specific guidelines for the protection and proper use of certain natural resources, such as water, trees, agriculture, forests, wind, etc. That some of them have been ordered to perform their duties, Such as the commands to plant trees, to keep water clean, to cultivate, to raise animals and to be gentle with them, etc. Such as prohibitions of cutting down trees unnecessarily, of polluting water, of spoiling fields, and the prohibition of cruelty to animals, etc. In this study, these demands have been explained in some detail in the light of Quran and Hadiths.

Key Words: Environment, Pollution, Responsibilities, Sirat -un-Nabiﷺ

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر ضروریاتِ زندگی کے ساتھ ساتھ صاف ستھرا ماحول بھی مہیا کیا ہے۔ لیکن گزرتے وقت کے ساتھ انسان کی بے احتیاطی نے اس ماحول کو آلودہ کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں سارا نقصان انسان ہی کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اسلام نے ماحول کو صاف رکھنے کی ترغیب دی ہے اور ماحول کی حفاظت اور اس کو آلودگی سے بچانے میں مؤثر کردار ادا کرنے والے اساسی عناصر (زمین، پانی اور ہوا) کو صاف رکھنے کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ افسوس کہ انسان نے ان تعلیمات کو بھلا دیا ہے جس کی وجہ سے آج پوری دنیا ماحولیاتی آلودگی جیسے خطرناک مسئلے سے دوچار ہے۔ جگہ جگہ پڑے ہوئے گندگی کے ڈھیر، عام راستوں اور گزرگاہوں میں کوڑا کرکٹ اور پلاسٹک تھیلوں کی بھرمار، تمباکو نوشی اور مشینوں کے بے دریغ استعمال سے دھوئیں کی کثرت، گاڑیوں، رکشوں، موٹر سائیکلوں، فیکٹریوں اور ہوائی جہازوں کے شور و شغف سے ہمارا ماحول آلودہ ہو چکا ہے، جس کے نتیجے میں کئی اقسام کی بیماریاں اور موسمی تغیرات سمیت کئی مسائل آج کے جدید دور کے لئے ایک بڑا چیلنج بنتے جا رہے ہیں، لہٰذا ان آلودگیوں سے نمٹنے کے لئے نبی کریم ﷺ کی ہدایات پر تدبر و تفکر کر کے اُن پر عمل پیرا ہونا اس وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس آرٹیکل میں سیرتِ طیبہ اور تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اُن ہدایات پر بحث کی گئی ہے جو ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ اور ایک صاف ستھرے ماحول کے ضامن ہیں۔

ماحول کا تعارف:

لغوی مفہوم: لغوی اعتبار سے عربی زبان میں ماحول کے لئے "البيئة" کا لفظ استعمال ہوتا ہے، جس کا مادہ "بوأ" ہے۔ لغتِ عربی میں "بوأ" کا مادہ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ لفظ گناہ کے اعتراف اور اقرار کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے:

باء له بذنبه، أي: اعترف له بذنبه، وباء بدم فلان، أي : أقرّ به۔[1]

مشہور معنی نزول اور اقامت ہے، جیسا کہ عربی محاورے میں کہا جاتا ہے: تبوأت منزلاً "میں گھر اترا"۔ اسی طرح لفظ "الباءة" نکاح، جماع اور گھر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور لفظ "البيئة" کا معنی ہے گھر اور ماحول بھی ہے۔ قرآنِ کریم میں بھی اسی معنی میں مستعمل ہوا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ[2]"

"اور وہ لوگ جو اپنے گھروں میں مقیم ہیں۔"

اصطلاحی مفہوم: ماہرین نے ماحول کی کئی تعریفیں کی ہیں، جن کا اس مختصر مقالے میں ذکر تطویل کا باعث ہے اس وجہ سے صرف ایک ہی تعریف پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ محمد عبد القادر ماحول کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

[1]Zain al-dīn Al-Rāzī, Mukhtār Al-ṣihāh (Beirut: Maktaba Labnān, 1995 AD), 1 : 28.

[2]Al-Ḥashr : 9.

"الوسط أو المجال المكاني الذي يعيش فيه الإنسان، بما يضم من ظواهر طبيعية وبشرية يتأثر بها ويؤثر فيها[3]"

"وہ مرکز یا جگہ جہاں انسان زندگی بسر کرتا ہے، بشمول ان طبعی اور بشری مظاہر کے جن سے انسان متاثر ہوتا ہے اور ان پر اثر انداز ہوتا ہے۔"

1972ء میں انسانی ماحول کے حوالے سے جو بین الاقوامی کانفرس سٹاک ہولم "Stockholm" ہوئی، اس میں ماحول کا مفہوم نہایت اختصار کے ساتھ انہی الفاظ میں بیان کیا گیا۔

آلودگی کا تعارف:

لغوی مفہوم: عربی زبان میں آلودگی کے لئے "تلوث" کا لفظ استعمال ہوتا ہے، تلوث، لوث سے ماخوذ ہے جس کے معانی خراب ہونا اور گدلا کر دینا ہے۔[4]

اصطلاحی مفہوم: آلودگی کی اصطلاحی تعریف کے حوالے سے اہل علم نے کئی تعریفیں کی ہیں، خوفِ طوالت سے بچنے کے لئے صرف ایک تعریف ذکر کی جاتی ہے دکتور عبد الکریم سلامہ آلودگی کی تعریف کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"هو إدخال الإنسان مباشرة أو بطريق غير مباشر لمواد أو لطاقة في البيئة والذي يستتبع نتائج ضارة، علي نحو يعرض الصحة الإنسانية للخطر ويضر بالمواد الحيوية وبالنظم البيئية وينال من قيم التمتع بالبيئة، أو يعوق الاستخدامات الأخرى المشروعة للوسط"[5]

"انسان کا براہِ راست یا بالواسطہ طور پر ماحول میں کوئی مواد یا توانائی ڈالنا جو نقصان دہ نتائج کا حامل ہو اور جس سے انسانی صحت خطرے سے دوچار ہو جائے اور جو زندگی کے وسائل اور ماحولیاتی نظاموں کو نقصان پہنچائے یا ماحول سے متعلق دوسرے جائز استعمالات سے مانع ہو۔"

اسلام کی تجاویز اور اقدامات

قرآن کریم واضح الفاظ میں پوری انسانیت کو یہ پیغام دیتا ہے کہ یہ دنیا برتنے کے لیے انسان کو عطا کر دی گئی ہے۔ اس میں موجود تمام نعمتیں انسان کے لیے وقف ہیں، مگر اس کا ادب یہ ہے کہ انسان صرف ان نعمتوں کو استعمال کرے، انہیں حدِ اعتدال سے نکل کر فساد کی حدود میں داخل نہیں ہونا چاہیے۔

[3]Muḥammad ʻAbd al-Qādir Al-Faqī, Al-Bei'at, Mashākilihā Wa Qaẓāyāhā Wa ḥimāyatihā Min al-talūth (Maktabah Ibn-e-Sīnā, 1999 AD), 14.

[4]Muḥammad Bin Mukarram Bin Manẓūr, Lisān al-ʻarab, Mādah (Lūth), 2 : 187.

[5]Dr. ʻAbd al-karīm Salāmah, Qānūn ḥimāyat al-Bai'at al-Islāmī Maqāranihā Bil Qawānīn al-Waḍiʻah (Beirūt: Dār Ibn-e ḥazm, SN), 28.

1۔زمینی آلودگی

زمینی آلودگی کو مٹی کی آلودگی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ گندی نالیوں سے خارج ہونے والے کیمیائی مواد اور گندگی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ دکانوں اور گھروں کے سامنے گندگی کے ڈھیر، راستوں اور گزر گاہوں میں کوڑا کرکٹ، پلاسٹک کے تھیلے اور بوتلیں، کیمیائی مادے اور کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ مٹی کو آلودہ کرتا ہے۔ مٹی کی آلودگی کی وجہ سے زمین کی پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے اور جو فصلیں اور سبزیاں ایسی زمینوں میں اُگائی جاتی ہیں، ان میں زہریلے مادے اور جراثیم سرایت کرجاتے ہیں۔ جن کا استعمال انسانی صحت کے لئے مضر ہے۔[6]

نبی کریم ﷺ نے ماحول کو صاف رکھنے اور زمینی آلودگی سے بچنے کی ترغیب دی ہے اور اس کا اہتمام کیا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"فضلنا على الناس بثلاث: جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة، وجعلت لنا الأرض كلها مسجدا، وجعلت تربتها لنا طهورا، إذا لم نجد الماء"[7]

"ہمیں سابقہ امتوں پر تین چیزوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے، ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح ہوتی ہیں اور ہمارے لئے تمام روئے زمین مسجد بنادی گئی ہے اور پانی نہ ملنے کی صورت میں اس کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی بنادی گئی۔"

زمینی آلودگی کے سدباب کے لئے نبی کریم ﷺ کی تدابیر

نبی کریم ﷺ نے زمینی آلودگی کے سدباب کے لئے ہدایات بیان فرمائی ہیں، جن پر عمل کئے بغیر آلودگی کی روک تھام نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔ اس لئے عام شہریوں اور حکومت وذمہ دار لوگوں کا ان اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے، تاکہ معاشرہ اس مشکل سے نکلنے میں کامیاب ہوسکے۔ زمینی آلودگی کے حوالے سے اصول اور ہدایات حسبِ ذیل ہیں:

(الف)۔گندگی پھیلانے کی قباحت سے آگہی

معاشرے میں گندگی پھیلانے کی روک تھام کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کی آگہی از حد ضروری ہے، نبی کریم ﷺ نے جو وعیدات بیان فرمائی ہیں، اُن سے لوگوں کو باخبر رکھنا چاہئے۔ اس میدان میں صاحبانِ منبر ومحراب اہم کردار ادا کرسکتے ہیں کہ وہ عوام کو سمجھائیں کہ معاشرے میں گندگی پھیلانا گناہ کا عمل ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس شخص کو ملعون قرار دیا ہے جو راستوں اور لوگوں کی بیٹھنے کی جگہ میں گندگی ڈالتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"اتَّقُوا اللاَّعِنَيْنِ » قَالُوا: وَمَا اللاَّعِنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ :« الَّذِى يَتَخَلَّى فِى طَرِيقِ النَّاسِ وَظِلِّهِمْ"[8]

---

[6]Mu'aqaf al-qur'ān Min al-Ba'th al-Bashrī Bil Baī'at, 5.

[7]Muslim Bin al-Ḥajjāj, Al-Jāmi' Al-Ṣaḥīḥ, Bāb: Ja'alat Lil Arḍ Masjidan Watahūran, 521.

[8]Aḥmad Bin Al-Ḥussain Al-Bahaqī, Al-Sunan al-Kubrā (Haiderabad: Majlis Dā'irat Al-ma'ārif al-Nizāmia, 1334 AH), 1: 97.

"لعنت کا سبب بننے والی دو باتوں سے بچو، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ: وہ دو باتیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک یہ کہ آدمی لوگوں کی گزر گاہوں اور راستوں پر قضائے حاجت کرے اور دوسرا عمل یہ ہے (آدمی لوگوں کی نشست و برخاست کی جگہ) سایہ کی جگہ میں پیشاب وغیرہ کرکے گندگی پھیلائے۔"

(ب)۔تکلیف دہ چیز کو اٹھانے کی ترغیب دینا

زمینی آلودگی سے بچاؤ کے لئے دوسری تدبیر یہ ہے کہ تکلیف دہ چیز کو اٹھا کر دور ایسے مقام پر پھینکا جائے جہاں کسی کی تکلیف کا سبب نہ ہو۔ آلودگی سے زیادہ مضر اور نقصان دہ چیز اور کیا ہو گی؟ آلودہ اور تکلیف دہ ماحول کو ختم کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے راستے سے تکلیف دہ چیز اُٹھانے کو ایمان کا شعبہ قرار دیا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"الإيمان بضع وسبعون شعبة أعلاها شهادة أن لا إله إلا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق"[9]

"ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے ہیں، اعلیٰ شعبہ لا إله إلا الله ہے اور ادنیٰ شعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے۔"

ان تعلیمات کی روشنی میں بحیثیت مسلمان آج اگر ہم اپنے گرد و پیش ماحول کو دیکھ لیں تو ہمارے راستوں میں کس قدر زیادہ گندگی ہوا کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زمینی آلودگی سے بچنے کے لئے پہلا ہدف یہ قرار دیا ہے کہ لوگوں کی گزر گاہوں اور بیٹھنے کی جگہ میں گندگی نہ پھیلائی جائے۔ اسی طرح ماحولیاتی آلودگی کے حوالے سے بھی حکوت کے ساتھ ساتھ عام شہری اپنا فریضہ سمجھ کر اس کام میں بھرپور کردار ادا کریں تاکہ اس اہم مسئلے پر قابو پایا جاسکے۔

(ج)۔صاف ماحول کی فراہمی کے لئے اقدامات

ماحول کو گندگی سے صاف کرنا چاہیئے۔ نبی کریم ﷺ نے صفائی کا حکم دیا ہے کہ جہاں گندگی ہو اُس کو صاف کیا جائے یہاں تک کہ مسجد میں تھوک صاف کرنے کا بھی آپ ﷺ نے حکم دیا ہے، ارشاد ہے:

"إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُغَيِّبْ نُخَامَتَهُ، أَنْ يُصِيبَ جِلْدَ مُؤْمِنٍ أَوْ ثَوْبِهِ فَيُؤْذِيَهُ"[10]

اگر کسی نے غلطی سے معاشرے میں گندگی پھیلائی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس گندگی کو صاف کرلے، جیسا کہ مسجد میں تھوک کے عمل کا کفارہ نبی کریم ﷺ نے اس کی صفائی کو قرار دیا۔ اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ گندگی پھیلانے کی سزا اسی گندگی کی صفائی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا"[11]

"مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔"

---

[9]Ibn-eḤabbān, Al-Saḥīḥ, Bāb: Al-Imān Biḍ'un Wa Sab'ūna Shu'bah, Hadith No. 191.

[10]Ibn-e-Khuzaimah, Al-Ṣaḥīḥ, Bāb: Zik al-'ilat Al-Latī Lahā Amrun Bi dafni Al-Nukhāmati Fi al-Masjid, Hadith no. 1311.

[11]Ibn-eḤabbān, Al-Saḥīḥ, Bāb: Zikr al-Akhbāru 'an Kaffāratu al-Khatī'at al-latī Taktubu Liman Biṣiqqin Fi al-masjid, Hadith No. 1637.

اس حدیث کی شرح میں محمد بن محمد البکری لکھتے ہیں:

"والأمر بتنزيه المسجد عن الأقذار وجوباً عن القذر النجس أو المقذر للمكان كنحو ماء غسل، وأكل طعام يتلوث منه المكان، وندبا فيما ليس كذلك"[12]

اس دور میں ہمارے گردوپیش صاف ماحول کی فراہمی کے لئے جن اقدامات کی ضرورت ہے، اس حوالے سے میڈیا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ ماحول کو صاف رکھنے کے حوالے سے جن جن اقدامات کی ضرورت ہے اس کی نشاندہی کرنا اور جن امور سے اجتناب کی ضرورت ہے، ان کو واضح کرنا میڈیا کے فرائض میں شامل ہے۔ مختلف ٹی وی چینلز کو چاہئے کہ وہ اس موضوع پر اہل علم حضرات کے لیکچرز چلائیں اور اس موضوع پر مباحثوں اور مکالموں کا اہتمام کریں تاکہ لوگوں میں اس اہم مسئلے کے بارے میں آگہی پیدا ہو جائے۔

2۔ آبی آلودگی

پانی میں نقصان دہ مواد کے شامل ہونے کی وجہ سے گندا اور ناقابلِ استعمال ہونے کو آبی آلودگی کہتے ہیں۔ آبی آلودگی کی اہم وجہ صنعتی فاضل مادے ہیں جو کہ نہروں، جھیلوں اور دریاؤں میں خارج کیے جاتے ہیں۔ پانی چونکہ امت کی مشترکہ ملکیت ہے اور کسی کو اس سلسلے میں کسی پر فوقیت نہیں ہے، اس لئے اس کی حفاظت بھی تمام لوگوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"المسلمون شركاء في ثلاث في الماء والاكلاء والنار وثمنه حرام"

"تین چیزوں میں لوگ شریک ہیں، پانی میں، گھاس میں اور آگ میں اور اس پر پیسے لینا حرام ہے۔"

آبی آلودگی کے سدباب میں نبی کریم ﷺ کی حکمتِ عملی

اس حوالے سے سیرت طیبہ کی تعلیمات انتہائی مؤثر ہیں، اس لئے آبی آلودگی کے روک تھام کی ان تعلیمات پر عمل درآمد کی ضرورت ہے۔

(الف)۔ پانی کو گندگی سے بچانے کی ترغیب

نبی کریم ﷺ نے پانی کو صاف رکھنے کی تاکید کی ہے اور اس میں گندگی ڈالنے سے منع فرمایا ہے، تاکہ لوگ آبی آلودگی کے مضر اثرات سے بچ سکیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"لا يبولن أحدكم في الماء الدائم ولا يغتسل فيه من الجنابة"[13]

"تم میں سے کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ہی جنابت کی حالت میں غسل کرے۔"

نبی کریم ﷺ کا کھڑے پانی میں پیشاب اور غسل جنابت سے منع فرمانا پانی کو آلودگی سے محفوظ رکھنے کا ایک عمومی قاعدہ ہے جو پانی کے کھڑے رہنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی خطرناک آلودگی کی نشاندہی کرتا ہے۔

---

[12]Muḥammad ʿAlī Al-Bikrī, Dalīl al-Fāliḥīn Li ṭurqi Riyāḍ al-Sāliḥīn (Beirūt: Dār al-mʿrifah Lil ṭabāʿat, 2004 AD), 8 : 517.

[13]Sulemān Bin Ashʿath, Al-Sunan Abī Dāʾūd, Bāb: Fī Biʾri Biḍāʿat, Hadith No.70.

اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ماحول میں ہونے والی منفی تبدیلیوں کی روک تھام کے لئے شجر کاری کی جائے، فیکٹریوں اور گھروں کے فضلات کو پانی میں نہ پھینکا جائے، زہریلے دھوئیں کے اخراج پر کنٹرول کیا جائے۔ عوام میں حفظان صحت کے امور سے متعلق شعور دیا جائے کہ اگر انہوں نے اپنے ماحول کو صاف وشفاف نہ رکھا تو ایک دن وہ ان کی ہلاکت کا باعث بنے گا یعنی اگر ہم آلودگی کو نہ مٹا سکے تو آلودگی ہمیں مٹا دے گی۔

(ب)۔ضرورت سے زیادہ پانی کے استعمال سے گریز

پانی کا زیادہ استعمال بھی آبی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے آبی آلودگی سے بچنے کے لئے پانی کے زیادہ استعمال کو اسراف قرار دیا ہے، یہاں تک کہ وضو اور طہارت میں بھی زیادہ پانی استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا حضرت سعدؓ کے پاس سے گزر ہوا جب کہ وہ وضو کر رہے تھے تو فرمایا:

"مَا هَذَا السَّرَفُ» فَقَالَ: أَفِي الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ، قَالَ: «نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ"[14]

"یہ کیسا اسراف ہے، تو حضرت سعدؓ کہنے لگے: کیا وضو کے پانی میں بھی اسراف ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگرچہ بہتا دریا ہی کیوں نہیں ہو۔"

سیرت طیبہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ جو بات بیان فرماتے خود اس کا عملی نمونہ تھے، چنانچہ آپ ﷺ نے جہاں پانی کے زیادہ استعمال سے منع فرمایا تو خود بھی اس معاملے میں احتیاط فرماتے تھے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہے:

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل بالصاع ويتوضأ بالمد"[15]

"رسول اللہ ﷺ ایک مد[16] پانی سے وضو اور ایک صاع[17] پانی سے غسل فرماتے تھے۔"

اس بات کی ضرورت ہے، ہم جو لوگوں کو یہ کہہ رہے ہیں کہ پانی کا استعمال کم کریں تو ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے اور اپنے آپ اور اپنے گھر سے شروع کر کے پانی کے استعمال میں کمی لانی ہے۔ یہ آبی آلودگی کی روک تھام میں ایک مؤثر حکمتِ عملی ہے۔ ہر جگہ پانی کا استعمال بہت زیادہ ہے، چاہے وہ گھر ہو یا حجرہ، مسجد ہو یا مدرسہ، لیکن ہر کام کی ذمہ داری حکومت اور ریاست کے کھاتے میں ڈالنا بھی انصاف کا تقاضا نہیں۔ اس لئے اہل اور اہل قلم لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے مواعظ ونصائح اور اپنے قلم سے لوگوں میں یہ شعور اور آگہی پیدا کریں۔

---

[14]Muḥammad bin Yazīd Ibn-e-Mājjah, Al-Sunan, Bāb: Mā Jā'a Fī al-Qaṣdi Fī al-Wuḍū'I Wa Karāhiyati al-Ta'addī Fīhi, Hadith No. 425.

[15]Al-Tiyālsī, Al-Musnad, Hadīth No. 1668.

[16]Ibn-e-'Ābidīn, Muḥammad Amīn, Radd al-Muḥtār (Beirūt: Dār al-Fikr, 2nd Edition, 1992 AD), 1 : 158.

[17]صاع ایک پیمانہ ہے جس میں چار مد آتے ہیں Al-maūsū'ah al-Faqīhat al-Kuwītiyat, Wazārat al-Auqāf Wa al-shi'ūn al-Islāmiyyah (Al-Kuwīt: Dār al-Salāsil 2nd Edition, SN), 38 : 296.

(ج)۔پانی کے پائپوں اور ٹینکوں کو صاف رکھنے کی تاکید

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف پانی کو صاف رکھنے اور آلودگی سے بچانے کے لئے پانی کے زیادہ استعمال سے منع ہونے کی تاکید کی ہے بلکہ اُن برتنوں کو بھی صاف اور بند رکھنے کا حکم دیا ہے جن میں پانی رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"غطوا الإناء وأوكوا السقاء فإن في السنة ليلة ينزل فيها وباء لا يمر بإناء ليس عليه غطاء أو سقاء ليس عليه وكاء إلا نزل فيه من ذلك الوباء"[18]

پانی کو صاف رکھنے کے لئے اس حد تک کوشش کی گئی ہے کہ پانی کے برتنوں اور ٹینکوں کو محفوظ رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ آج کل پانی جن پائپوں میں آتا ہے وہ زنگ آلودہ پائپ ہوا کرتے ہیں اور جن ٹینکوں میں پانی رکھا جاتا ہے وہ اکثر گندے ہوا کرتے ہیں، جس کی وجہ سے لوگ قسم قسم کے موذی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔

(د)۔پانی صاف رکھنے میں ہر قسم کی احتیاطی تدابیر کا استعمال

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کو آلودگی سے بچانے کے لئے پانی کے برتن میں سانس لینے یا پھونکنے سے بھی منع کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الاناء"[19]

"جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن کے اندر سانس نہ لے۔"

اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آبی آلودگی سے بچنے کے لئے برتن میں بھی سانس لینے سے منع فرمایا جس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہر ممکن پانی کو ضائع ہونے سے بچایا جائے چند مقامات ایسے ہیں جہاں سے پانی کو محفوظ کیا جاسکتا ہے۔

3۔ہوائی آلودگی

ہوا میں آلودگی عموماً گاڑیوں یا کارخانوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جدید تحقیقات سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ گھروں میں کھانا پکانے کے عمل کے دوران اٹھنے والے دھوئیں سے بھی خواتین اور بچے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اگر صرف کھانا پکانے کے لیے محفوظ چولہے ہی فراہم کر دیئے جائیں تو دنیا میں لاکھوں افراد کی جانیں بچ سکتی ہیں۔[20]

ہوائی آلودگی کی روک تھام کے لئے احتیاطی تدابیر اور سیرت طیبہ

ہوائی آلودگی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے ہوائی آلودگی کی روک تھام میں جنگلات اور پودے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شجر کاری کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے، اور اس کی کٹائی سے سختی سے منع فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ"

---

[18]Abī 'Awānah, Al-Mustakhraj, Fī Bayān al-Akhbār al-mūjibati Taghṭiyyati al-anā'u wa īkā'u, Hadīth no. 8608.

[19]Ibn-e-Abī Sheibah, Al-Muṣannaf, Kitāb al-ashribat, Hadīth no. 34.

[20] http://www.bbc.com/urdu/science/2014/03/140325_air_pollution_danger_zs

"وادی وج میں شکار کرنا اور اس کے درخت کاٹنا حرام ہے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور عملی زندگی سے فضائی آلودگی کے حوالے سے جو راہنمائی ملتی ہے وہ اس دور میں ہوائی آلودگی کے سدباب میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں، اس سلسلے کے چند اہم تدابیر حسب ذیل ہیں:

(الف)۔ دھوئیں اور دیگر مضر عناصر کی روک تھام

فقہائے اسلام نے دھوئیں کو آلودگی کا مصدر قرار دیتے ہوئے اس کی تمام اقسام کو مضر اور نقصان دہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم نے عذاب الیم سے اس کا وصف بیان فرمایا ہے[21]، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

"فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ"[22]

"تو اس دن کا انتظار کرو کہ جب آسمان سے صاف دھواں نکلے گا۔"

قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے صدیوں پہلے دھوئیں کو مضر اور نقصان دہ قرار دیا ہے آج کے جدید دور نے اس کی تصدیق کی اور دھوئیں کو نہ صرف یہ کہ نقصان دہ قرار دیا بلکہ اس حوالے سے مختلف ہلاکتوں کی بھی نشاندہی کی۔

گھریلو ضروریات کے علاوہ آج کل پلاسٹک کے تھیلوں اور دیگر اشیاء کے ساتھ استعمال ہونے والے پلاسٹک کے لفافوں کا بہت زیادہ استعمال ہو گیا ہے جس کو لوگ جلا کر ماحول کو آلودہ کرتے ہیں۔ اسی طرح تمباکو نوشی اور مشینوں کے بے دریغ استعمال سے جو دھواں پیدا ہوتا ہے اس کی روک تھام کے لئے منصوبہ بندی ہونا چاہیئے۔ ہمارے ملک میں جن گاڑیوں، رکشوں، موٹر سائیکلوں، فیکٹریوں کا استعمال ہوتا ہے وہ حقیقت میں دھوئیں کی ایسی مشینیں ہوا کرتے ہیں جن کا استعمال ترقی یافتہ ملکوں میں نہیں ہو سکتا ہے۔

(ب)۔ بدبو پھیلانے والی اشیاء پر پابندی لگانا

آلودگی کے حوالے سے عمومی اسلامی تعلیمات آئی ہیں جب کہ ہوائی یا فضائی آلودگی کے خطرے سے آگہی کے لئے اس قسم کی آلودگی کے حوالے سے خصوصی تعلیمات آئی ہیں۔ اس بابت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد جاتے وقت لہسن اور دیگر بدبودار اشیاء کھانے سے منع فرمایا ہے تاکہ دیگر نمازیوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِه"[23]

"جس نے لہسن یا پیاز کھایا وہ ہم سے جدا ہو جائے، یا اس طرح فرمایا: وہ ہماری مسجد سے علیحدہ ہو جائے اور اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھ جائے۔"

[21]Al-Bei'at wa al-ḥuffāẓ 'Alaīhā min Manẓūr Islāmī, 75.

[22]Al-Dukhān: 10,11.

[23]Ibn-e-Khuzaimah, Al-Ṣahīḥ, Hadith no. 1664.

اس سلسلے میں ان کارخانوں کو بند کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے جو زہریلی گیس پیدا کرتی ہیں، جس سے بدبو بھی آتی ہے اور مضر صحت بھی ہے۔ اس حوالے سے قانون سازی تو ہوئی ہے لیکن حقیقتاً اس پر عمل نہ ہونے کے برابر ہے۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ان قوانین پر سختی سے عمل کیا جائے تاکہ ہوائی آلودگی کے مضر اثرات پر قابو پایا جاسکے۔

(ج)۔ شجرکاری کی ترغیب اور کٹائی کی روک تھام

نبی کریم ﷺ نے ماحولیاتی آلودگی سے بچنے کے لئے درخت لگانے کی ترغیب دی ہے اور اس عمل کو صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے شجرکاری کی فضیلت اور اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"ما من مسلم يغرس غرسا أو يزرع زرعا فيأكل منه إنسان أو طير أو دابة إلا كان له صدقة"[24]

"جو مسلمان شخص بھی کوئی درخت لگاتا ہے یا کوئی فصل کاشت کرتا ہے اور اس سے کوئی پرندہ، انسان یا چوپایہ کھاتا ہے تو اسے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔"

اس حوالے سے شجرکاری کی مہم تو تقریباً زور وشور سے جاری ہے لیکن اس کے مقابلے میں درختوں کی کٹائی کا سلسلہ اس سے کہیں زیادہ ہے، جس کی وجہ سے آکسیجن دن بدن کم ہوتی جارہی ہے۔ یہ ایک المناک حقیقت ہے کہ روزانہ کے حساب سے نباتات وحیوانات کی تقریباً دس قسمیں ختم ہوتی جارہی ہیں اور بارشیں برسانے والے جنگلات کے پندرہ ایکڑ سالانہ تباہ کئے جارہے ہیں اور دنیا میں موت کے گھاٹ اترنے والی چیزوں کا پچھتر فیصد حصہ ماحولیاتی آلودگی کی بھینٹ چڑھ رہا ہے۔[25]

اس لئے حکومت کا یہ اہم فریضہ ہے کہ جنگلات کی کٹائی کے حوالے سے جو قانون سازی ہوئی ہے اس کو عملی جامہ پہنایا جائے تاکہ جنگلات کی وجہ سے آلودگی کو کم کیا جاسکے۔

4۔ صوتی آلودگی

شور کی وجہ سے ماحول میں صوتی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ شور گاڑیوں، لاوڈ سپیکروں اور مشینوں کی آوازوں سے پیدا ہوتا ہے۔ شوروغل سے انسانی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور انسان اعصابی اور نفسیاتی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی لئے قرآن کریم میں عام بول چال کے سلسلے میں آواز کو پست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ"[26]

"اور اپنی آواز کو پست رکھو۔"

---

[24]Abī ʻAwānah, Al-Mustakhraj, Hadīth no. 8608.

[25] Dr. Muḥammad al-Ziyādī, Al-Islām wa al-bei'at, 26.

[26]Luqmān: 19.

صوتی آلودگی کے حوالے سے احتیاطی تدابیر

صوتی آلودگی سے بچنے کے لئے سب سے پہلے آوازوں کو پست کرنا چاہیئے چاہے وہ اپنی آواز ہو یا لاوڈ سپیکر کی آواز، مشین کی آواز ہو یا گاڑی کی آواز، ہر اُس آواز کو پست کرنا ہے جو انسانی سماعت پر اثر انداز ہوتی ہو۔

1۔ شوروغل کی روک تھام کے لئے عملی حکمتِ عملی

شوروغل کے روک تھام کے لئے موثر عملی حکمتِ عملی ہونی چاہیئے، اس حوالے سے لاوڈ سپیکر کے استعمال اور کارخانوں کی بھاری مشینریوں کے شوروغل کو کم کرنے کے لئے تدابیر کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بلند آواز سے منع فرمایا ہے، ارشاد ہے:

"وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ"[27]

"اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا، اور بولتے وقت ذرا آواز نیچی رکھنا کیونکہ ناپسندیدہ ترین آواز تو گدھے کی آواز ہے۔"

چونکہ آلودگی کی تمام قسمیں بشمولِ صوتی آلودگی انسان کے لئے مضر ہیں اور نبی کریم ﷺ نے نقصان اور ضرر سے بچنے کے لئے ایسا ارشاد فرمایا ہے جو آلودگی سمیت دیگر مقامات پر ضرر کی صورت ایک عمومی قاعدے کی حیثیت رکھتا ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"لا ضرر ولا ضرار"[28]

"نہ کسی کو نقصان پہنچانے میں پہل کرو اور نہ ہی نقصان کے بدلے نقصان پہنچاؤ۔"

2۔ آواز میں اعتدال سے کام لینا

اسلام نے جہاں تمام معاملات میں اعتدال اور میانہ روی کا حکم دیا ہے، وہاں آواز کے بارے میں بھی میانہ روی کا درس دیا ہے اور افراط و تفریط سے بچنے کی تلقین کی ہے، جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا"[29]

"اور نماز نہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ آہستہ بلکہ اس کے بیچ کا طریقہ اختیار کرو۔"

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس باب میں باقاعدہ صحابہ کرامؓ کی عملی تربیت فرمائی، اور ان کو آواز میں افراط و تفریط سے بچنے اور اس میں میانہ روی کی تعلیم دینے کے لئے عملی اقدامات فرمائے۔ چنانچہ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے:

[27]Luqmān: 19.

[28]Mu'attā Imām Mālik, Bab: Al-Qaẓā' Fī almirāfi, Hadīth No. 31.

[29]Al-Asrā': 110.

"رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور پست آواز میں تلاوت کر رہے تھے، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے جو بلند آواز سے قراءت کرتے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، جب وہ دونوں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا آپ آہستہ آواز سے کیوں نماز پڑھ رہے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں جس سے سرگوشی کر رہا تھا وہ میری آواز سن رہا تھا اور حضرت عمر سے پوچھا کہ آپ کیوں بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا کہ میں اونگھنے والوں کو جگانا چاہ رہا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا اپنی آواز کو کچھ بلند کر دو اور حضرت عمر سے فرمایا کہ اپنی آواز کو کچھ پست کر لو۔"[30]

3۔ صوتی آلودگی پھیلانے والوں کے خلاف تادیبی کاروائی

جو لوگ صوتی آلودگی پھیلاتے ہیں اُن کے خلاف سخت کاروائی ہونی چاہیے تاکہ آئندہ کے لئے لوگ اس قبیح فعل سے باز آجائیں۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو سمجھایا جس کی وجہ سے صحابہ کرامؓ اس حوالے سے محتاط رہتے تھے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی ﷺ میں طائف کے دو آدمی بلند آواز سے باتیں کر رہے تھے، حضرت عمرؓ نے اُن کا یہ عمل دیکھ اُن کو بلایا اور فرمایا:

"لو كنتما من أهل البلد لأوجعتكما، ترفعان أصواتكما في مسجد رسول الله؟"!

"اگر آپ شہر والوں میں سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ کیا تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آوازیں بلند کرتے ہو۔"

اس حدیث کی تشریح میں دکتور احمد عبدالکریم تحریر فرماتے ہیں:

"يدل الحديث على كراهة رفع الصوت عموماً واستقباح فعله ، لما في ذلك من ذهاب بالسكون والهدوء وإضرار بحاسة السمع"[31]

"یہ حدیث بلند آواز کی کراہت اور اس فعل کی قباحت پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ اس میں آرام و سکون متاثر ہو جاتا ہے اور سننے کی حس کو نقصان پہنچتا ہے۔"

5- معاشرتی آلودگی

عہد حاضر میں انسانیت کے لئے جو مسائل زیادہ پیچیدہ ہوگئے ہیں ان میں سب سے اہم بدعنوانی اور کرپشن کا مسئلہ ہے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے آج پورا انسانی معاشرہ پریشان ہے۔ معاشرے کو گھن کی طرح چاٹ کر کھوکھلا کرنے والی اس مہلک بیماری کا کوئی علاج دنیا کے پاس نہیں ہے چنانچہ قرآن مال کو ناجائز طریقوں سے کمانے کو حرام قرار دیتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ

---

[30] Al-Mustadrak 'Alā Al-Ṣaḥīḥein Lil Ḥākim, Hadīth no. 1168.

[31] Qānūn ḥimāyat al-baī'at al-Islāmī Maqāranan Bil Qawānīn al-Waḍ'iyyah, 339-341.

وَلاَ تَقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْما"[32]

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طریقے سے مت کھاؤ۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ تمہاری آپسی رضامندی سے کوئی سمجھوتا ہو گیا ہو۔ اور ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تم پر بہت رحم کرنے والا ہے"

معاشرتی آلودگی کے حوالے سے احتیاطی تدابیر

جہاں تک معاشرتی آلودگی کے خاتمہ کا مسئلہ ہے تو اسلام ہی وہ مذہب ہے جو اس ناگ کا سر کچل کر ہر اس سوراخ کو بند کرتا ہے جہاں سے اس کے سر نکالنے کا اندیشہ ہو۔ وہ اس مہلک بیماری کا نہ صرف مکمل علاج کرتا ہے بلکہ اس کو پیدا کرنے والے جراثیموں کی بھی نسل کشی کر دیتا ہے۔ معاشرتی آلودگی کی روک تھام کے لئے چند تدابیر حسب ذیل ہیں:

1-حرام کمائی کی ممانعت

غور کیجئے تو معلوم ہو گا کہ بندوں کے حقوق کی پامالی میں حرام کمائی کا بڑا ہاتھ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے حرام کمائی اور اس کی تمام شکلوں کو ناجائز ٹھہرایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْماً إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِيْ بُطُونِهِمْ نَاراً وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْر"[33]

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم کے ذریعے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں کو آگ سے بھرتے ہیں۔ اور بہت جلد ہی وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں گے۔

آج سب سے زیادہ کرپشن رشوت کی شکل میں پھیل رہی ہے۔ رشوت ہی ہے جس کے ذریعے مستحقین کو ان کے حق سے محروم کر کے ان کا حق دوسروں کو دلوا دیا جاتا ہے۔ رشوت کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُواْ بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُواْ فَرِيْقاً مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُون"۔[34]

"اور آپس میں تم ایک دوسرے کے مال کو ناجائز اور غلط طریقوں سے مت کھاؤ اور نہ انھیں حاکموں کے پاس لے جاؤ کہ (رشوت دے کر یا طاقت کے بل بوتے) لوگوں کا مال جانتے بوجھتے ہڑپ کر جاؤ"

ایسی سخت وعیدوں کے بعد بھی اگر کوئی مال حرام سے اپنے پیٹ کو بھرتا ہے، اور خدا کے بندوں کا استحصال کرتا ہے، تو ایسا شخص معاشرے کو تباہی میں ڈال رہا ہے۔ اور اس طرح کے لوگوں کا علاج سخت ترین قوانین کے ذریعے کیا جانا چاہیے۔

---

[32]Al-Nisāʾ: 29.

[33]Al-Nisāʾ: 10.

[34]Al-Baqarah: 188.

2-ناپ تول میں کمی کی ممانعت

بازار تجارت ہو یا گھریلو وباہمی معاملات، اسلام اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ جھوٹ اور دھوکے کے ذریعہ لوگوں کا حق مارا جائے، اور ناپ تول میں کمی کرکے عوام کو ان کی چیزیں گھٹا کر دی جائیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

”وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ قَدْجَاءتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُواْ الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلاَ تَبْخَسُواْ النَّاسَ أَشْيَاءهُمْ وَلاَ تُفْسِدُواْفِيْ الأَرْضِ بَعْدَإِصْلاَحِهَاذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِيْنَ“۔[35]

"اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ انھوں نے کہا: اے میری قوم، صرف اللہ کی عبادت کو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ تمہارے رب کی جانب سے تمہارے پاس کھلی نشانیاں آچکی ہیں۔ چنانچہ تم لوگ ناپ تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزوں میں سے گھٹا کر مت دو۔ اور زمین میں اس کی درستگی کے بعد بگاڑ مت پیدا کرو۔ یہ سب تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو)"

3-سود کی حرمت وشناعت

معاشرے میں بدعنوانی کو بڑھاوا دینے میں سود کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ آج سود کی وجہ سے دنیا کا معاشی نظام تباہ برباد ہو کر رہ گیا ہے۔ اسلام سود کو حرام وناجائز قرار دیتا ہے اور سود خوری کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تجارت دونوں فریق کے درمیان نفع ونقصان میں شرکت کے ساتھ ہونا چاہئے۔ صرف یک طرفہ فائدہ حاصل کرنا اور یک طرفہ نقصان اٹھانا بالکل درست نہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

”الَّذِيْنَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِکَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا“[36]

"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو، یہ اس لئے ہوگا کہ انھوں نے کہا تھا کے تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے ور سود کو حرام قرار دیا ہے"

سود کتنی بڑی لعنت ہے کہ اس کے تعلق سے نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

«لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ» ، وَقَالَ: «هُمْ سَوَاءٌ»[37]

---

[35]Al-Aʿrāf: 84

[36]Al-Baqarah: 275.

[37]Muslim Bin al-Ḥajjāj, Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ, Bāb: Laʿni Akali al-Ribwā wa Muʾkilihī, Hadīth no. 1598.

"نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، سود کو لکھنے والے پر اور سود پر گواہ بننے والوں پر۔ اور فرمایا کہ (گناہ کے سلسلے میں) یہ سب برابر ہیں"

4-شراب اور جوے پر پابندی

لوگوں کو بد عنوان بنانے اور انسانی معاشرے میں بگاڑ اور فساد پیدا کرنے میں شراب اور جوئے کا بہت بڑا کردار ہے۔ یومیہ ہزاروں گھر انھیں کی وجہ سے ٹوٹ جاتے ہیں اور سالانہ لاکھوں لوگ نشہ خوری کے سبب ہلاک ہو جاتے ہیں۔ انسانی زندگیوں کو تباہ کرنے والے اس ناسور کے تعلق سے اللہ کا فرمان ہے:

''إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ''۔[38]

"اے ایمان والو! یقیناً شراب اور جوا اور (عبادت کے لئے) نصب کئے گئے بت اور (قسمت معلوم کرنے کے لئے) فال کا تیر (سب) ناپاک شیطانی کام ہیں۔ سو تم ان سے کوسوں دور رہو، تاکہ تم کامیاب ہو سکو"

بھلے ہی شراب اور جوئے سے لوگ کتنا ہی نفع کماتے ہوں لیکن ان سے ہونے والے نقصان کے سامنے ان کا نفع بہت معمولی ہے۔

ماحولیاتی مسائل، جن کے گرداب میں آج پوری دنیا مبتلا ہے، انسان کی خود اپنی حماقت کا نتیجہ ہے۔ اور اس کا بڑا سبب انسان کا اپنے مقام کو نہ پہچاننا، جس کی وجہ سے اس سے نیچے اتر آنا ہے۔ انسان اگر اپنے فطری مقام پر برقرار رہتا تو یہ مسائل پیدا ہی نہ ہوتے، یا کم از کم اس قدر سخت صورت حال پیدا نہ ہوتی۔ اسلام نے خصوصاً نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس حوالے سے جس قدر بھی بنیادی عنوان بنتے ہیں، ہر ایک کے بارے میں کہیں مفصل کہیں اجمالی طور پر ہدایت فراہم کر دی ہیں، اور چودہ صدی گزرنے کے باوجود ان کی اہمیت آج بھی واضح ہے، یہ تعلیمات اگر آج ہماری زندگی کا حصہ بن جائیں تو ہمارا ماحول از خود فطری اصولوں پر استوار ہو سکتا ہے۔

نتائج بحث:

ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات سے متعلق عوامی ذمہ داریاں اور آگہی (سیرت النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی روشنی میں) کے عنوان سے کی جانے والی اس تحقیق سے جو نتائج اخذ ہوئے وہ درج ذیل ہیں:

1۔ماحولیاتی آلودگی عالمی سطح پر ایک خطرناک مسئلہ بنتا جارہا ہے، سیرت طیبہ کی رو سے اس کے سدِ باب کے لئے کاوشیں تمام افرادِ معاشرے کی ذمہ داری ہیں اس لئے مل کر اس کے خلاف جدوجہد کرنا امت کی ذمہ داری ہے۔

2۔زمینی آلودگی کا ممکنہ حل صفائی ہے اور مٹی کو گندگی سے پاک وصاف رکھنا ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھی اپنی تعلیمات سے اس بات کی ترغیب دی ہے جو اس مسئلے کا بہترین حل ہے۔

[38]Al-Mā'idah: 90.

3۔ آبی آلودگی کی روک تھام کے لئے نبی کریم ﷺ کی کاوشیں قابل تقلید نمونہ ہیں۔ پانی کو صاف رکھنا اور گندگی سے بچانا، اسی طرح پانی کے برتنوں کو صاف رکھنا اور پانی کے اسراف سے بچنا آبی آلودگی سے بچنے کے لئے راہنما اصول اور مؤثر احتیاطی تدابیر ہیں۔

4۔ ہوائی آلودگی کے بنیادی عناصر مثلاً زہریلی گیسوں اور دھوئیں کی روک تھام کے لئے سیرتِ طیبہ کی روشنی میں مؤثر حکمتِ عملی تجویز کی گئی ہے۔ اس قسم کی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے شجر کاری کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور جنگلات کی کٹائی سے منع ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

5۔ صوتی آلودگی کی روک تھام کے لئے بھی سیرت طیبہ نے ایسے اصول پیش کئے ہیں جن پر عمل کرنے سے صوتی آلودگی میں کمی ہوسکتی ہے۔

سفارشات:

1۔ ماحولیاتی آلودگی کے حوالے سے اسلامی تعلیمات سے لوگوں کی آگہی اہل علم کی ذمہ داری ہے، اس میدان میں صاحبانِ ممبر و محراب اہم کردار ادا کرسکتے ہیں کہ وہ عوام کو سمجھائیں کہ وہ ان اعمال وافعال کا حصہ نہ بنیں جو ماحولیاتی آلودگی کا سبب ہوں۔

2۔ ماحولیاتی آلودگی پر منعقد کردہ کانفرنسوں میں پیش کئے گئے مقالہ جات کو اربابِ مدارس اور صاحبانِ ممبر و محراب تک پہنچانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اس موضوع پر ان اسلامی تعلیمات کو پڑھ کر عوام الناس تک یہ اہم پیغام پہنچائیں۔

3۔ اس موضوع پر لکھے گئے مقالہ جات کو اخبارات اور دیگر رسائل وجرائد میں شائع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگوں میں اس حوالے سے آگہی پیدا ہو جائے۔

4۔ اگر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا اس حوالے سے بھرپور کردار ادا کرے اور عوام میں یہ شعور بیدار کرے کہ وہ ماحولیاتی آلودگی کا سبب نہ بنیں، تو اس سے اس خطرناک عالمی مسئلے میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔

5۔ حکومت اپنی ذمہ داری ادا کرکے مختلف کانفرسوں کا انعقاد کرے اور ماہرین کی آراء کی روشنی میں قانون سازی کرے، پھر اس کو عملی جامہ پہنائے تاکہ اس مسئلے کا تدارک ہوسکے۔

6۔ ماحول کے تحفظ کے حوالے سے انسان میں احساس ذمہ داری پیدا کرنے والے عوامل اسلامی تعلیمات میں موجود ہیں لہٰذا ریاستی سطح پر لوگوں کو بنیادی اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

7۔ ماحول کے تحفظ کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ سے آگاہی مہم کا ریاستی سطح پر اہتمام کیا جانا چاہیے۔

8۔ لوگوں کے اندر ماحول کے تحفظ کا اجتماعی شعور اجاگر کرنے کے حوالے سے شہر، گلی، محلے کی سطح پر اقدامات انجام دیے جانے چاہئیں۔

9۔ کسانوں کی بھرپور حوصلہ افزائی ہونی چاہیے اور شجر کاری کو ریاستی سطح پر فروغ دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

10۔ تعلیمی اداروں میں اساتذہ کو بچوں اور نوجوانوں کو ماحول کے ساتھ دوستی کا سبق پڑھانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

11۔ کارخانہ جات کو شہروں سے دور رکھنے کا اہتمام اور ممکنہ حد تک زیاں آور ذرات کو ماحول میں چھوڑنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ نیز صنعتکاروں کو ذاتی مفادات پر قومی اور انسانی مفادات کو فوقیت دینی چاہیے۔